IN THE SUPREME COURT OF PAKISTAN
(Appellate Jurisdiction)

PRESENT:
Mr.Justice Iftikhar Muhammad Chaudhry,CJ
Mr.Justice Tassaduq Hussain Jillani
Mr.Justice Karamat Nazir Bhandari

Human Rights Case No.3774/2006
(by Khawaja Shahid Rasool Siddiqui, Advocate, Nazim Union Council No.95 Shujahabad City and others)

Complainant	In person.
On Court notice:	Mr.Khadim Hussain Qaiser, Addl.A.G. Rao Khalid Saeed, Naib Nazim, Shujahabad. Mr.Hassan Askari, T.M.A.Shujahabad.
Date of hearing	19.7.2006

ORDER

Iftikhar Muhammad Chaudhry,CJ. In pursuance to notice which was issued to the Advocate General, Punjab, in view of the appeal published in daily newspaper "Express", Multan dated 30-6-2006 by columnist Hassan Nisar in his column "Choraha" that the fortification (Fasseel) of Shujahabad is being demolished for purpose of construction of shops etc., learned Additional Advocate General has appeared and stated that the decision for the demolition of the wall was taken in 2001 by the then Municipal body and now in pursuance of appeal, TMA had decided not to demolish the wall and to construct the shops. Rao Khalid Saeed, Naib Nazim Town appeared and confirmed the statement.

2. We have gone through the contents of the column which indicate that fortification wall of Shaujahabad is a national heritage, therefore, instead of destroying, the same should be protected. Copy of this order be sent to Directorate General of Archaeology, Government of the Punjab as well as

Chief Secretary, Government of Punjab for taking necessary steps to preserve the wall and to ensure that in future nobody is allowed to demolish the same.

3. Similarly it has been pointed out that some encroachments have been made, therefore, local administration with the assistance of Provincial Government should make efforts according to law for the purpose of removing the encroachments. No further order is called for. Petition is disposed of.

Lahore
19th July, 2006.
Nisar

26/7/06

بخدمت اقدس جناب چیف جسٹس آف پاکستان سپریم کورٹ اسلام آباد

عنوان:- درخواست بمراد بچائے جانے فصیل شہر شجاع آباد لوک ورثہ آثار قدیمہ

حضور والا شان!

بانی شجاع آباد ولی کامل نواب شجاع خان نے جب شجاع آباد شہر کو بسانا چاہا تو آج سے تقریباً دو سو ستر سال قبل سب سے پہلے شجاع آباد شہر کو محفوظ رکھنے کیلئے شہر کے چاروں اطراف مضبوط ترین فصیل کی بنیاد رکھی۔ یہ تاریخی فصیل قومی ورثہ ہے اور آثار قدیمہ میں شامل ہے۔ زندہ قومیں اپنے تاریخی لوک ورثہ کی محافظ ہوتی ہیں۔ لیکن TMA شجاع آباد ضلع ملتان اپنے اختیارات سے تجاوز کرتے ہوئے اس تاریخی لوک ورثہ کو برباد کر کے وہاں دوکانات تعمیر کرنا چاہتی ہے درحقیقت یہ دوکانات بھی سیاسی اقربا پروری کیلئے بنائی جا رہی ہیں۔ اور تاریخی لوک ورثہ آثار قدیمہ کو برباد کیا جا رہا ہے۔

ہم آپ سے پرزور التماس کرتے ہیں کہ تاریخی فصیل کو نہ گرائے جانے کے تحریری احکامات صادر فرماویں تاکہ ہم اپنی آنے والی نسلوں کو اپنی دیرینہ تہذیب وثقافت اور تاریخی ورثہ بہتر انداز میں منتقل کر سکیں۔ اور مزید عرض ہے کہ لوک ورثہ آثار قدیمہ کو ہدایت کریں کہ تاریخی فصیل کو اپنی نگرانی میں لیں۔ اور اس فصیل کو توڑ کر دوکانوں کی تعمیر کو روکے جانے کے احکامات صادر فرماویں۔ اہل شجاع آباد کی آنے والی نسلیں آپ کے اس اقدام کو تادم زیست یاد کرتے رہیں گے۔

عـــــــــرضـــــــــے

معززین اہل علاقہ شجاع آباد

1۔ خواجہ شاہد رسول صدیقی ایڈووکیٹ ناظم یونین کونسل نمبر 95 شجاع آباد سٹی
2۔ ڈاکٹر رفیق احمد قریشی ناظم یونین کونسل نمبر 96 شجاع آباد سٹی
3۔ شیخ عبدالباری ممبر ڈسٹرکٹ کونسل ملتان
4۔ طاہرہ اشرف ممبر ڈسٹرکٹ کونسل ملتان
5۔ جعفری بیگم ممبر ڈسٹرکٹ کونسل ملتان
6۔ عرفان اشرف بودلہ ایڈووکیٹ صدر بار ایسوسی ایشن شجاع آباد
7۔ منصور احمد خان چاکرانی نائب ناظم یونین کونسل نمبر 95 شجاع آباد سٹی
8۔ راؤ سلیم شاد نائب ناظم یونین کونسل نمبر 96 شجاع آباد سٹی
9۔ ڈاکٹر محمد رشید مٹ نائب ناظم یونین کونسل 97 پوٹہ شجاع آباد
10۔ ملک محمد رمضان نائب ناظم یونین کونسل 98 چک آر۔ ایس شجاع آباد
11۔ ملک محبوب احمد وینس نائب ناظم یونین کونسل نمبر 111 ماڑھا شجاع آباد

15.7.06
1117
SRb
DEO

اہل شجاع آباد کی اپیل بنام وزیر اعلیٰ پنجاب

ہم تو اخلاقی انحطاط کے اس پاتال تک پہنچ چکے کہ قبرستانوں پہ ناجائز قبضہ کرنے پر بھی اس کا یہ جواز پیش کرتے ہیں کہ شہر خموشاں کو "آباد" کر رہے ہیں۔ ہم تو وہ لوگ ہیں جو سرکاری سکولوں کی عمارتوں کو ڈیروں یا ڈنگروں کے باڑے میں تبدیل کرنے کو اپنی بڑائی اور وڈیائی سمجھتے ہیں اور یہ بھول جاتے ہیں کہ ہماری ایسی ہی مکروہ حرکتوں کے نتیجہ میں مہذب قومیں بوٹوں سمیت ہمارے کھکلاؤں کے سروں پر چڑھی ہوئی ہیں۔ ایسی ابتری، نفسانفسی اور خود غرضی کے زمانہ میں "آثار قدیمہ" کی تباہی و بربادی پر رونا لگتا تو بہت عجیب ہے لیکن کیا کریں کہ نوحہ گری ہمارے نصیب میں لکھی جا چکی ہے ہر روز ایک نیا ماتم ہمارا مقدر ہے۔

پنجاب کے وزیر اعلیٰ پرویز الٰہی جو بھی لڑائی لڑ رہے ہیں۔ پڑھے لکھے پنجاب کے خواب کی تعبیر تلاش کرنے سے سندر انڈسٹریل سٹیٹ جیسے میگا انڈسٹریل پراجیکٹ تک پاپولیشن پروٹیکشن سے لیکر ڈاکٹروں کو پرکشش پیکج دیکر پسماندہ علاقوں تک پہنچانے اور پولیس و بیمار معیشت تک نجانے کتنے جانے پہچانے اور "انجانے" مسائل سے نبرد آزما ایک نیم دلی کی کیفیت میں جلا ٹیم کے کپتان وزیر اعلیٰ کو کسی قومی ورثہ کی تباہی و بربادی کی طرف متوجہ کرتے وقت میں نہیں جانتا کہ چوہدری صاحب کے پاس ایسے کاموں کیلئے وقت اور انرجی ہے بھی کہ نہیں لیکن کیا کروں.... مجبور ہوں کیونکہ شجاع آباد کے درجنوں باشعور لوگ مجھے فون کر رہے ہیں، فیکس پیغامات بھیج رہے ہیں یعنی بال میرے کورٹ میں ہے جسے میں وزیر اعلیٰ کے کورٹ میں PUSH کرتے وقت یہ بات ریکارڈ پر لانا ضروری سمجھتا ہوں کہ میں نے زندگی میں شجاع آباد نام کا یہ شہر یا قصبہ دیکھا بھی نہیں لیکن بدقسمتی سے "آثار قدیمہ" اور "قومی ورثہ" کی قدر و قیمت سے واقف ہوں اس لیے اہل شجاع آباد کی آواز میں میری آواز بھی شامل سمجھیں۔ اہل شجاع آباد کی اس اپیل پر وہاں کے صدر بار ایسوسی ایشن عرفان بوزلہ سے لیکر ممبران ڈسٹرکٹ کونسل ملتان بیگم طاہرہ و بیگم جعفری اور دیگر بہت سے ناظمین و نائب ناظمین و معززین کے دستخط ہیں جن سب کے اسمائے گرامی کا یہ کالم متحمل نہیں ہو سکتا۔

وزیر اعلیٰ پرویز الٰہی ہمیشہ نظر انداز کی گئی سرائیکی بیلٹ کیلئے بہت کچھ کر رہے ہیں شاید ان کے اسی رویہ نے وہاں کے لوگوں کو اس اپیل کا حوصلہ دیا اور اگر وزیر اعلیٰ شجاع آباد کی اس تاریخی فصیل کو تجارت کی لعنت سے بچانے میں کامیاب ہو گئے تو یہ صرف شجاع آباد نہیں پوری بیلٹ کیلئے ان کی طرف سے عظیم تحفہ ہوگا۔ اس سلسلہ میں ایک قرارداد بھی ضلع ڈسٹرکٹ کونسل کے اجلاس میں پیش کی جا چکی ہے۔

اہل شجاع آباد کی فریاد ملاحظہ فرمایئے۔

"حسن نثار صاحب!

ہمارے وسیب کی پسماندہ ترین تحصیل شجاع آباد میں تقریباً 3 صدی عظیم و قدیم فصیل شہر کو مٹا کر کچھ بااثر لوگ وہاں پر دکانیں بنا کر زبردست دیہاڑیاں لگا کر اس شہر کو اس کے تاریخی اعزاز و پہچان سے محروم کرنا چاہتے ہیں۔ اس فصیل کی تعمیر میں نواب مظفر خان مرحوم کی جوانی نواب شجاع خان جیسے سپہ سالار کی زندگی بھینٹ چڑھی تھی۔ یہ ہمارے سارے سرائیکی وسیب کی پروقار علامت ہے جس کی تعمیر "قبلہ نما" ہے۔ اس کے گرد ہی شہر کی سرکلر روڈ بھی ہے جہاں دکانوں کی تعمیر کے بعد راستے تنگ ہوتے ہوتے تقریباً بند ہو جائیں گے۔ آپ سے درخواست ہے کہ فصیل شہر کی آواز بنیں اور حاکم صوبہ تک پہنچائیں جو پہلا ایسا شخص ہے جو سرائیکیوں کے ساتھ سوتیلی ماں جیسا سلوک نہیں کر رہا۔ کوئی اور شخص وزیر اعلیٰ پنجاب ہوتا خواہ یہاں کا ہی ہوتا تو ہم اس سے اپیل نہ کرتے۔ خدارا! وزیر اعلیٰ پنجاب کو اس مسئلہ کی طرف متوجہ کر کے وسیب کے اپنے لالچی بیٹوں کے ہاتھوں اسے برباد ہونے سے بچائیں۔ فصیل شہر شجاع آباد اپنے شہریار سے مدد محبت اور غمگساری کی طلب گار ہے۔ اپنے خوبصورت بیٹے کا نام "مونس الٰہی" رکھنے والا بابا مونس و ہمدرد ہو کر فصیل شہر کو تاریخی تباہی سے بچا لے تو ہم ہمیشہ اس کا یہ احسان یاد رکھیں گے"۔

مدد کے منتظر

(اس خط پر درجنوں لوگوں کے دستخط ہیں)

hassannisar@mediapk.com

خبریں
27 اکتوبر 2003

فصیل شجاع آباد

مسلسل منہدم ہوتا ایک تاریخی ورثہ

محمد رفیع ہاشمی

شہروں کا آباد ہونا بڑے بڑے قلعوں اور فصیلوں کی تعمیر تمدنی زندگی کے فروغ کا حوالہ بنتی ہے۔ وقت کی گرد ہٹا کر جب ہم گئے دنوں کے منظر دیکھتے ہیں تو بلند و بالا فصیلیں ہمیں ایک ڈھال کی طرح نظر آتی ہیں جنہوں نے سارے شہر کے وجود کو دشمن کے تیر و تفنگ سے بچا کر رکھا ہوتا تھا۔ شہروں کی پہچان بننے والی بڑی بڑی

کے عرصہ میں شہر کے چاروں طرف پختہ اینٹوں سے ایک فصیل بنوائی۔ نواب شجاع نے فصیل شجاع آباد کی تعمیر اپنی زیرِ نگرانی شروع کرائی جس کی بنیاد مضبوط رکھی۔ یہ فصیل جو اپنی بلندی اور وسعت کی وجہ سے فن تعمیر کا ایک شاہکار تھی آج انتظامیہ کی بے توجہی کے باعث ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ مسلسل شکست و ریخت نے اس کے حسن کو گہنا کے رکھ دیا ہے۔ فصیل شجاع آباد نے امن اور جنگ کے کئی دور دیکھے اور اپنے سینہ میں بے شمار راز دفن کیے ہوئے ہے۔

بمطابق ... دروازے ... بائیں جانب ایک سیڑھی بنائی گئی تھی جو اب ایک مکان کا ... بن چکی ہے۔

فصیل کو جاذبِ نظر بنانے کے لیے ... اینٹوں سے بنے ہوئے چوکور نما نقش و نگار آج بھی بھلے دکھائی

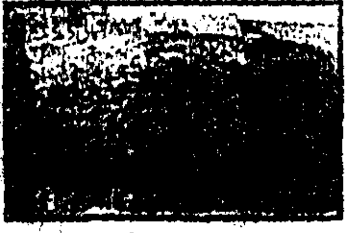

شجاع آباد کو اپنی عظیم فصیل کی وجہ سے ایک خاص پہچان حاصل ہے

کرینہہ کے دمدمے سے متعلق کئی قصے مشہور ہیں

بلند و بالا فصیلیں ایک ڈھال کی طرح شہر کی حفاظت کرتی ہیں

شہر شجاع کی اہم پہچان نہ رہی تو شجاع آباد کے پاس کیا رہ جائے گا؟

اس فصیل کے 4 دروازے اور 17 دمدمے ہیں

... صدیوں تک اپنے استحکام اور مضبوطی کے بل پر ... اور کئی فصیلیں آن کے ترتیب سے گزر کر ... ہیں۔ تقریباً اڑھائی سو سالہ شہر ... پیچھے چھوڑ گئے تاریخی شہروں میں سے ایک ... عظیم اور ... روایات کا حامل شہر جہاں امتیازی اہمیت رکھتا ہے وہاں اپنا ایک تاریخی ورثہ بھی رکھتا ہے۔

شجاع آباد کو اپنی عظیم فصیل کی وجہ سے جنوبی پنجاب میں ایک خاص پہچان حاصل ہے۔ نواب شجاع خان نے ملتان پر سکھوں کے حملوں کے پیش نظر شجاع آباد کو دفاعی نکتہ نظر سے مضبوط بنانے کے لیے 8 سال

اس فصیل کا سنگِ بنیاد نواب شجاع خان نے اپنے دستِ مبارک سے رکھا۔ تعمیر کے لیے اس وقت کے فن تعمیر میں یکتا اور محنتی کاریگروں کو منتخب کیا گیا۔ اس مقصد کے لیے پکی اینٹوں کا انتخاب ہوا جس کی لمبائی 9 انچ 2 سوتر چوڑائی 6 انچ 2 سوتر اور موٹائی ایک انچ 2 سوتر تھی۔ فصیل کی بلندی تقریباً 28 فٹ سے زائد تھی جو اب کہیں کہیں سے 12 سے 15 فٹ باقی بچی ہے۔ فصیل کے چاروں طرف روشنی کے لیے شمع دان بنائے گئے جن کو سرِ شام روشن کر دیا جاتا۔ فصیل کی اوپر سے چوڑائی آٹھ یا نو فٹ ہے۔ فصیل پر چڑھنے کے لیے اندرون

دیتے ہیں۔ برساتی پانی کی نکاسی کے لیے پختہ ریت، باریک بجری، سوتلی اور چونے سے تیار کردہ مصالحہ (جس کو گچ چونہ مصالحہ کہتے ہیں) سے پرنالے تعمیر کرائے گئے جو اڑھائی صدیاں گزر جانے کے باوجود خوش نما دکھائی دیتے ہیں۔ فصیل میں تازہ ہوا کے لیے روشن دان اور ... سے نیچے کی جانب مختلف فاصلوں پر چار ... چوڑا ...

رکھا گیا ... فصیل کی ...

منجانب شیخ عبدالباری۔ممبر سٹی ڈسٹرکٹ ملتان

بانی شجاع آباد ولی کامل نواب شجاع خان نے جب شجاع آباد شہر بسانا چاہا۔تو آج سے تقریباً 270 سال قبل سے پہلے شجاع آباد کو خطرات سے محفوظ رکھنے کے لئے۔شہر کے چار اطراف مضبوط ترین فصیل کی بنیاد رکھی۔یہ تاریخی فصیل قومی ورثہ ہے۔اور آثار قدیمہ میں شامل ہے۔زندہ قومیں اپنے تاریخی لوک ورثہ کی محافظ ہوتی ہیں۔لیکن TMA شجاع آباد اپنے اختیارات سے تجاوز کرتے ہوئے۔اس تاریخی لوک ورثہ کو برباد کر کے وہاں دوکانات تعمیر کرنا چاہتی ہے۔درحقیت یہ دوکانات بھی سیاسی اقربا پروری کے لئے بنائی جارہی ہیں۔اور لوگ تاریخی ورثہ آثار قدیمہ کو برباد کیا جارہا ہے۔ہم ضلعی ایوان میں بیٹھے نمائندگان کی ذمہ داری ہے کہ آنے والی نسلوں کو اپنی دیرینہ تہذیب وثقافت اور تاریخی ورثہ بہتر انداز میں منتقل کرسکیں۔

اس لئے قرارداد پیش ہے کہ لوک ورثہ آثار قدیمہ والے اس تاریخی فصیل کو اپنی نگرانی میں لیں۔اس کو توڑ کر دکانوں کی تعمیر کے خلاف یہ ایوان قرارداد منظور کر کے اس کی تعمیر ومرمت کے لئے خصوصی فنڈ مختص کرے۔

میں قائد ملتان میاں فیصل مختیار صاحب کنوینر سید واجد علیشاہ صاحب اور پورے معزز ایوان کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ شجاع آباد تشریف لائیں اور اس عظیم تاریخی فصیل کو بچشم خود دیکھ کر اسکی حفاظت کے لئے اپنا قومی کردار ادا کریں۔

مورخہ 26-06-2006

تجویز کنندہ
شیخ عبدالباری
ممبر سٹی ڈسٹرکٹ ملتان۔

تائید کنندہ
خواجہ شاہد رسول صدیقی
ایڈووکیٹ۔ ناظم سٹی یوسی 95
شجاع آباد ڈسٹرکٹ ملتان

Khawaja Shahid Rasool Siddiqui
Advocate
NAZIM,
Union Council No.95,
City Shujabad Distt. Multan.

ڈاکٹر رفیق احمد قریشی ناظم سٹی
شجاع آباد ڈسٹرکٹ ملتان

26-6-6 کے اجلاس میں

یہ قرارداد سٹی ڈسٹرکٹ کونسل ملتان کے اجلاس میں پیش کی جا رہی ہے